

تشیع کا آغاز کب ہوا ؟

<?xml encoding="UTF-8?">

تشیع کا آغاز کب ہوا ؟

دوسرا زاویہ :

آئیے یہاں ہم شیع کے آغاز کی تاریخ کا جائزہ لیں تاکہ تشیع کی تاسیس اور آغاز کی تاریخ کے آئینے میں ہم اس کے حق میں یا اس کے خلاف فیصلہ کرسکیں۔ تشیع کے آغاز کے بارے میں مذکور نظریات کا جائزہ لینے سے درج ذیل اقوال سامنے آتے ہیں ۔
پہلا نظریہ :

تشیع کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہی ہوا ۔رسول اللہ ہی اس کے موسس اور بانی تھے نیز آپ نے ہی تشیع کا پودا لگایا ۔
دوسرا نظریہ :

تشیع کا آغاز رحلت رسول کے بعد اس وقت ہوا جب سقیفہ بنی ساعدہ کے واقعے کے بعد مہاجرین و انصار کی ایک جماعت نے علی علیہ السلام کی خلافت کی حمایت کی اور دوسروں کی بیعت سے اجتناب کیا ۔
تیسرا نظریہ :

تشیع کا آغاز جنگ جمل کے بعد ہوا کیونکہ اکثر صحابہ نے علی علیہ السلام کا ساتھ دیا اور آپ کی رکاب میں جنگ لڑی ۔
چوتھا نظریہ :

تشیع کا آغاز حسین علیہ السلام کی شہادت ،توابین کے قیام اور خروج مختار کے بعد ہوا ۔
پانچواں نظریہ :

تشیع کی ابتدا چوتھی صدی ہجری میں عباسیوں کے دور حکومت میں اس وقت ہوئی جب اسلام کے فقہی مذاہب مثلاً حنفی ،شافعی ،مالکی اور حنبلی فرقے وجود میں آئے ۔انہی کے ساتھ مذہب شیعہ یا مذہب جعفری کی بنیاد پڑی ۔
چھٹا نظریہ :

تشیع کی بنیاد بعد کی صدیوں میں ایرانیوں کی جانب سے رکھی گئی ۔
تبصرہ :

اگر ہم تحقیق کریں تو دیکھیں گے کہ ایرانیوں کی اکثریت کا تشیع سے کوئی ربط نہ تھا بلکہ چھٹی صدی ہجری تک ان کی اکثریت کا تعلق سنی مذاہب سے تھا (بلکہ دسویں صدی ہجری تک ایسا تھا ۔دیکھئے کتب تاریخ

(یہاں تک کہ احناف کے امام ابوحنیفہ خود ایرانی تھے -

یہ تھا تشیع کے آغاز کے بارے میں موجود اقوال کا خلاصہ لیکن حقیقت کے متلاشی محقق سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ قدیم ترین تاریخی سند جس میں ”علی کے شیعہ“ کی اصطلاح بطور صریح مذکور ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے۔ آپ نے یہ حدیث تب بیان فرمائی جب یہ آیت اتری :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّ (البینۃ/۷)

(یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے وہ بہترین مخلوق ہیں)

اہل سنت کی اسناد کے ساتھ مروی روایات میں اس بات کی تصریح موجود ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں : پہلی روایت : سیوطی کی تفسیر در منثور میں مذکور ہے : ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے : ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اتنے میں علی آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ اور اس کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہیں۔ (دیکھئے سیوطی کی تفسیر در منثور، ج ۶، ص ۳۷۹)

تب یہ آیت اتری :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّ -

پس جب علی تشریف لاتے تو اصحاب رسول کہتے تھے : خیر البریہ (بہترین مخلوق) آگئے۔ دوسری روایت :

سیوطی نے ہی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے :

(دیکھئے سیوطی کی تفسیر در منثور، ج ۶، ص ۳۷۹، مطبعہ المنیہ، قاہرہ ۱۳۱۴ھ۔ اس مضمون کو خوارزمی نے

اپنی کتاب مناقب کے ص ۶۱ میں ذکر کیا ہے)

ابن عدی نے ابن عباس سے نقل کیا کہ جب یہ آیت اتری :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّ

(جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہی بہترین مخلوق ہیں)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا : اس سے مراد آپ اور آپ کے شیعہ ہیں جو قیامت کے دن راضی اور پسندیدہ ہوں گے۔

تیسری روایت: طبری نے اپنی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے : ابو الجارود نے محمد بن علی سے ہم خیر البریہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی ! اس سے مراد آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔ (تفسیر طبری، ج ۳، ص ۱۴۶)

چوتھی روایت :

خوارزمی نے المناقب میں نقل کیا ہے :

حافظ ابن مردویہ نے علی علیہ السلام کے کاتب یزید بن شراحبیل انصاری سے روایت کی ہے : میں نے علی کو یہ فرماتے سنا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اس وقت جب میں نے آپ کو اپنے سینے کا سہارا دیا ہوا تھا فرمایا : اے علی ! کیا آپ نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا :

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِّ

(جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے وہی بہترین مخلوق ہیں)؟

اس سے مراد آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔ میری اور آپ لوگوں کی وعدہ گاہ حوض کوثر ہے۔ جب امتیں حسابرسی کے لئے آئیں گی تو آپ لوگوں کو غرّاً محجّلین (روشن پیشانی اور نورانی ہاتھوں اور پیروں والوں) کے نام سے پکارا جائے گا۔ (دیکھئے خوارزمی کی المناقب، ص ۱۷۸)

پانچویں روایت:

صاحب الغدير نقل کرتے ہیں: حافظ جمال الدین زرنندی نے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کی ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا:

”هو انت وشيعتك - تأتي انت و شيعتك يوم القيامة راضين مرضيين ويأتي عدوك مقمحين۔ قال: ومن عدوي؟ قال صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَبَرَّأَ مِنْكَ وَلَعَنَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا رَحِمَهُ اللَّهُ۔“ (دیکھئے الغدير، ج ۲، ص ۵۸)

ترجمہ: اس سے مراد آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔ قیامت کے دن آپ اور آپ کے شیعہ راضی اور پسندیدہ ہو کر آئیں گے جبکہ آپ کے دشمن دشمنان اور (گردن کے طوق کی وجہ سے) سراٹھائے ہوئے آئیں گے۔ علی نے عرض کیا: میرے دشمن کون ہیں؟

آنحضرت نے فرمایا: جو آپ سے بیزاری اختیار کریں اور آپ پر لعن کریں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ کہے: خدا علی پر رحم کرے اس پر خدا رحم فرمائے گا۔

چھٹی روایت:

بغدادی اپنی تاریخ میں رقمطراز ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا:

انت و شيعتك في الجنة۔ (تاریخ بغداد، ج ۱۲، ص ۲۸۹)

آپ اور آپ کے شیعہ جنت میں ہوں گے۔

ساتویں روایت:

مروج الذہب میں یہ حدیث نبوی مذکور ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ النَّاسُ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ لِأَهْذَا يَعْنِي عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ لِصَحَّةِ وَلَادَتِهِمْ۔ (مروج الذہب، ج ۲، ص ۵۱)

قیامت کے دن لوگ ان کے اور ان کی ماؤں کے ناموں سے پکارے جائیں گے سوائے اس (علی) اور اس کے شیعوں کے کیونکہ وہ ان کے اور ان کے باپ کے ناموں سے پکارے جائیں گے اس لئے کہ ان کی ولادت (نسل) صحیح ہوگی۔

آٹھویں روایت:

صواعق محرقہ میں مذکور ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ! إِنَّ اللَّهَ غَفَرَ لَكَ وَلِذَرِّيَّتِكَ وَلِوَلَدِكَ وَلِأَهْلِكَ وَشِيعَتِكَ وَلِمُحِبِّي شِيعَتِكَ۔ (الصواعق المحرقہ، ص ۹۶، ۱۳۹ اور ۱۴۰)

اے علی! اللہ نے آپ، آپ کی ذریت، آپ کے بیٹوں، آپ کی آل، آپ کے شیعوں اور آپ کے شیعوں کے چاہنے والوں کو بخش دیا ہے۔

نویں روایت: مجمع الزوائد میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

”أَنْتَ أَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي وَأَنْ شِيعَتَكَ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ مَسْرُورُونَ مُبَيَّضَةٌ وَجُوهُهُمْ حَوْلِي، أَشْفَعُ لَهُمْ فَيَكُونُونَ غَدًا فِي الْجَنَّةِ جِيرَانِي“ (مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۳۱، كفاية الاثر، ص ۱۳۵)

میری امت میں آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ کے شیعہ نور کے منبروں پر میرے اردگرد سفید چہروں کے ساتھ خوش اور مسرور موجود ہوں گے۔ میں ان کی شفاعت کروں گا۔ پس وہ کل جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے۔

دسویں روایت:

حاکم مستدرک میں لکھتے ہیں :

مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”أَنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَعَلِيٌّ لِفَاحِهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا وَشِيعَتُنَا وَرَقُّهَا. أَصْلُ الشَّجَرَةِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَسَائِرُ ذَلِكَ فِي سَائِرِ الْجَنَّةِ“

(اسے حاکم نے مستدرک، ج ۳، ص ۱۶۰ میں، ابن عساکر نے اپنی تاریخ، ج ۴، ص ۳۱۸ میں اور ابن صباغ نے فصول المہمہ، ص ۱۱ میں ذکر کیا ہے۔)

میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی شاخ ہے، علی اس کا شگوفہ ہے، حسن اور حسین اس کے پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں۔ اس درخت کی جڑ جنت عدن میں ہے اور اس کے باقی حصے دیگر جنتوں میں ہیں۔

گیارہویں روایت :

تاریخ ابن عساکر میں مذکور ہے کہ نبی نے علی سے فرمایا :

”يَا عَلِيُّ! إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ أَنَا وَ أَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَذَرَارِينَا خَلْفَ ظُهُورِنَا وَأَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَائِينَا وَشِيعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَعَنْ شِمَائِلِنَا“ (تاریخ ابن عساکر، ج ۴، ص ۳۱۸، تذکرۃ السمطین، ص ۳۱، الصواعق المحرقة، ص ۹۶)

اے علی! جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے افراد: میں، آپ، حسن اور حسین ہیں۔ ہماری ذریتیں ہمارے پیچھے ہوں گی، ہماری ازواج ہماری ذریتوں کے پیچھے ہوں گی جبکہ ہمارے شیعہ ہمارے دائیں اور بائیں جانب ہوں گے۔

بارہویں روایت :

تاریخ خطیب میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

” شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي وَهُمْ شِيعَتِي“ (تاریخ الخطیب، ج ۲، ص ۱۴۶)

میری امت ان لوگوں کے لئے میری شفاعت نصیب ہوگی جو میرے اہل بیت سے محبت کریں۔ یہی لوگ میرے شیعہ ہیں۔

تیرہویں روایت : ہیشمی مجمع الزوائد میں رقمطراز ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک

خطبے میں مذکور ہے :

”أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، حَسَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا. فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ

وَصَلَّى؟ قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ-إِحتَجَرَ بِذَلِكَ مَنْ سَفَكَ دَمَهُ وَأَنْ يُؤَدَّى الْجَزِيَّةُ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ-
مَثَل لِنِ أُمَّتِي فِي الطَّبَنِ فَمَرَّ بِنِ أَصْحَابِ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِّي وَشِيعَتِهِ“ (مجمع الزوائد، ۹، ص ۱۷۲)

لوگو! جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے اسے اللہ قیامت کے دن یہودی محشور کرے گا۔ جابر بن عبد اللہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے؟ فرمایا: ہاں اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور یہ سوچے کہ وہ مسلمان ہے۔ اس کے باعث اسے اس بات سے تحفظ حاصل ہوتا ہے کہ اس کا خون بہایا جائے اور وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کرے۔

مجھے اس وقت عالم مثال میں میری امت کا نظارہ کرایا گیا جب وہ گندھی ہوئی مٹی کی صورت میں تھی۔ پس پرچم والے میرے پاس سے گزرے۔ سو میں نے علی اور اس کے شیعوں کے لئے دعا کی۔

مذکورہ بالا بیانات سے یہ واضح ہو گیا کہ تشیع کا پہلا بیج خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بویا کیونکہ سب سے پہلے آپ ہی نے ”شیعہ علی“ کی اصطلاح استعمال کی، اس کا اعلان کیا، اس کی ترویج کا اہتمام کیا اور اس کی طرف دعوت دی۔ ادھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

” وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ “ (حشر/۷)

رسول تمہیں جو کچھ دے اسے لے لو اور وہ جس چیز سے تمہیں منع کرے اس سے اجتناب کرو۔ پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اگر وہ حقیقت اور سچائی تک رسائی کا گرویدہ ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو دل و جان سے قبول کرے اور اس پر کاربند ہو کیونکہ نبی اپنی خواہش کے تحت بات نہیں کرتے بلکہ آپ کی بات وحی الہی ہوتی ہے۔

بنابریں واضح ہوا کہ دین برحق اسلام نے خود ہی تشیع کی بنیاد رکھی ہے اور تشیع ہی اسلام کا پاک و صاف سرچشمہ ہے۔